Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۱۰ فتح ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۲۲

231

وزراء کا تقرر گورنر جنرل کے دائرہ اختیارات میں شامل ہے اور اس سلسلہ میں ان کے اختیارات بازپرس سے بالا ہیں

قانون ۱۹۳۵ء کے تحت وزراء کا مجلس قانون ساز کا ممبر ہونا ضروری نہیں۔ سندھ چیف کورٹ میں مسٹر فیاض علی کا دعویٰ

کراچی ۹ دسمبر۔ آج سندھ چیف کورٹ میں مسٹر تمیز الدین خان کی درخواست کی سماعت پھر ہوئی۔ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر فیاض علی نے کہا کہ عدالت پہلے اس سوال کا فیصلہ کرے کہ اسے اس درخواست کی سماعت کا اختیار حاصل ہے یا نہیں۔ لیکن عدالت نے ان سے کہا کہ وہ اپنے دلائل جاری رکھیں۔ مسٹر فیاض علی نے کہا کہ وزراء کا تقرر گورنر جنرل کا فعل ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے اختیارات بازپرس سے بالاتر ہیں۔ اس لئے گورنر جنرل کے ذاتی فعل کے خلاف کارروائی نہیں ہوسکتی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ وزراء کو مدعا علیہم کی فہرست میں شامل کرنا بالواسطہ گورنر جنرل کے اختیارات کو زیر بحث لانے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر قانون کے تحت ان کے اختیارات کو براہ راست زیر بحث لانے کی کوشش کرنے کی اجازت نہیں تو بالواسطہ طور پر بھی وہ اختیارات زیر بحث نہیں لائے جاسکتے۔

مسٹر فیاض علی نے کہا کہ قانون ۱۹۳۵ء کی دفعہ دس کے تحت وزیروں کے لئے مجلس قانون ساز کا ممبر ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس میں اس امکان کا ذکر نہیں کہ اگر مجلس کا وجود نہ ہو تب وزراء کی کونسل قائم ہوسکتی ہے یا نہیں۔ اسی قانون کی دفعہ ۹ میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں کہ ان کے لئے مجلس قانون ساز کا ممبر ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے کہا اگر سائل کا یہ دعوےٰ مان لیا جائے کہ اسمبلی اب بھی باقی ہے تب ان وزراء کے متعلق جو اسمبلی کے ممبر ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انہوں نے وزارت پر ناجائز طور پر قبضہ کر لیا۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ سائل کو جن قانونی حقوق کا دعوےٰ ہے ان کے متعلق انہیں ٹھیک ٹھیک حوالہ دینا چاہیئے۔

سائل کے وکیل مسٹر چندریگر نے اس موقعہ پر کہا کہ وہ اپنے موکل کے قانونی حقوق کے بارہ میں قانونی حوالے پیش کر دیں گے۔ مسٹر فیاض علی نے کہا مم

مم سائل کو یہ بھی ثابت کرنا ہے کہ انہوں نے قانونی فرض ادا کرنے کے لئے مدعا علیہم سے کہا تھا اور انہوں نے اس سے انکار کیا تھا۔

سندھ میں جاگیرداری ختم کرنے کے متعلق ماہرین کی کمیٹی نے رپورٹ پیش کردی۔

کراچی ۹ دسمبر۔ صوبہ سندھ میں جاگیرداری ختم کرنے کے سوال کا جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اس نے حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کردی ہے۔ اس رپورٹ میں لگان داری کے موجودہ قوانین میں خاص ترمیمیں کی گئی ہیں۔ سندھ کے وزیر مال پیر علی محمد راشدی نے آج ایک ملاقات میں کہا کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے بعد ان سفارشات کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مزارعین کو زمینیں دینے کی پالیسی پر بھی نظر ثانی کر رہی ہے۔ تا کہ جن مزارعین کے پاس زمینیں نہیں ہیں انہیں آسان شرطوں پر زمین مل سکے ؞

— دمشق ۹ دسمبر۔ شام کی حکومت نے سکول کے طلباء کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی ہے۔

ریاست خیرپور میں یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔

خیرپور ۹ دسمبر۔ ریاست خیرپور میں ایک یونیورسٹی قائم کی جارہی ہے۔ ریاست کے تعلیمی ماہرین اور سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر اے بی۔ اے حلیم اس منصوبہ کی تفصیلات تیار کر رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے ابتدائی طور پر ۵ لاکھ ہزار روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ ریاست کے وزیر مال مسٹر بہاؤ الدین نے اس بات کا انکشاف کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کی آمدنی کا ۲۰ فیصدی تعلیم پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

مصری وزیر زراعت کی پنجاب کے وزراء سے ملاقات

لاہور ۹ دسمبر۔ مصری وزیر زراعت ڈاکٹر عبدالرزاق صدقی جو آجکل پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ آج وزیراعلےٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون اور وزیر زراعت سردار عبدالحمید دستی سے ملے۔ وہ گزشتہ شب کراچی سے لاہور آئے تھے؞

فرانس میں وزارتی بحران

پیرس ۹ دسمبر۔ فرانس کی پارلیمنٹ کی تین پارٹیوں نے ایک قرارداد منظور کر کے اپنی اپنی پارٹی کے ممبروں سے استعفےٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ ان پارٹیوں میں رائٹ ونگ پارٹی۔ انڈی پنڈنٹ کسان پارٹی اور جنرل ڈیگال سے منحرف ہونے والی پارٹی شامل ہے؞

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۹ دسمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ روبصحت ہے۔ اور ضعف میں بہت حد تک کمی ہو گئی ہے۔ احباب آپ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم رشید احمد صاحب امریکن اور عبدالشکور صاحب کنزے کی ربوہ سے روانگی

ربوہ ۸ دسمبر۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم رشید احمد صاحب امریکن اور عبدالشکور صاحب کنزے مورخہ ۱۱ دسمبر بذریعہ جناب ایکسپریس کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہر دو اصحاب ۲۰ دسمبر کو Circassia جہاز پر عازم امریکہ ہوں گے۔ دونوں صاحبان دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مرکز میں تشریف لائے تھے۔ احباب ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے اور تبلیغ کے میدان میں ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

لاہور ۹ دسمبر کل بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس ہو گا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ اور سید بہادل شاہ صاحب تحریک جدید کے متعلق خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ تمام خدام کا اجلاس میں شریک ہونا ضروری ہے۔ انصار اللہ سے بھی شرکت کی التماس کی گئی ہے

پنجاب کی مجلس قانون ساز کا اجلاس

لاہور ۹ دسمبر۔ پنجاب کی حکومت نے مڈل کی سائنس اور اردو کی کتابیں خود شائع کرنے اور ریاضی۔ معلومات عامہ اور دینیات کو ناشروں کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا اعلان وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر نے آج صوبائی اسمبلی میں کیا۔ وزیر ترقیات رانا عبدالحمید نے ایوان کو بتایا کہ دیسی کپڑے کی بہت سی اقسام کی قیمتوں میں جو برابر کمی کی جارہی ہے۔ اس کی وجہ سے جنوری سے اب تک پچاس فیصدی کمی ہوچکی ہے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخلہ کے طریقہ کے متعلق وزیر صحت سید عملدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ پرنسپل کو داخلہ کے کلی اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن انہیں طلبہ کے تمام کوائف پر غور کرنا پڑتا ہے۔ وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے بتایا کہ حکومت نے موروثی کاشتکاروں کو تھل میں زمین مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر صحت سید عملدار حسین شاہ گیلانی نے بتایا کہ سرگودھے میں تپ دق کا ہسپتال جنوری میں کام شروع کر دے گا۔

ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال کی کانفرنس

نیویارک ۹ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے سات ملکوں سے کہا ہے کہ وہ ایٹمی طاقت کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے متعلق کانفرنس میں شرکت کے لئے اپنے نمائندے نامزد کر دیں۔ ان ملکوں میں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس اور کینیڈا بھی شامل ہیں۔

— بلغراد ۹ دسمبر۔ برما کے وزیر خزانہ مسٹر او نن نے یوگوسلاویہ کا تین دن کا دورہ ختم کر لیا ہے۔ انہوں نے یہاں صنعتی سامان خریدنے کے سلسلہ میں بھی بات چیت کی؞

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ مکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ــ زکوٰۃ ادا کرنے کے وقت کی دعا ــ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیتم الزکوٰۃ فلا تنسوا ثوابھا ان تقولوا اللھم اجعلھا مغنما ولا تجعلھا مغرماً (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم زکوٰۃ ادا کرو تو ان کلمات کے نہ کہنے سے اس کے ثواب سے محروم نہ ہو کہ اے خدا ہمارے لئے اس کو ثواب اور برکت کا موجب بنا۔ اور اسے تاوان نہ بنا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ر دسمبر (بروز اتوار، سوموار، منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں۔ یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعملہ پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔ پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دعائے مغفرت میرا بھتیجا شفیع احمد ولد مرزا مسیح احمد صاحب ظفر کارکن نظارت امور عامہ ربوہ تین دن بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر وفات پا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعائے نعم البدل کی درخواست ہے۔ منیر احمد کارکن دفتر مینیجر الفضل

درخواست ہائے دعا

ـــ میری لڑکی کو قریباً ۸ ماہ سے پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ ہر چند علاج معالجہ کر رہا ہوں۔ لیکن کسی دوائی سے مکمل آرام نہیں ہوتا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم شفا بخشے۔ خاکسار چوہدری عبدالعزیز معرفت انجمن احمدیہ راولپنڈی

ـــ میں عرصہ چار سال سے ریح معدہ و بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں قاضی عبدالوحید

ـــ میں نے حال ہی میں ایک طویل اور شدید بیماری سے نجات پائی ہے۔ اگرچہ بفضل خدا اب تندرست ہو گیا ہوں۔ مگر میرے حالات ابھی تک پریشان کن ہیں۔ حضرت اقدس اور دیگر احباب سے التجا ہے کہ دعا فرمائیں۔ ممتاز صحرائی

ـــ مکرم شاہ زین محمد اکبر خان صاحب رئیس تنگی سلطان شاہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ موصوف اس وقت لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی۔ اے ربوہ

ـــ میرے خالو رستم خان صاحب سپرنٹنڈنٹ سروے آف پاکستان دو ماہ سے سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی۔ اے ربوہ

ـــ امسال میں اور میرے بھائی محمد اسلم صاحب فاروقی عرصہ سے علیل ہیں۔ بزرگان سلسلہ کامیابی اور صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد ہادی نسیم فاروقی قصور ۴۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امن اور عافیت کی سبیل یہی ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے

"خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ میں فنا ہو جاتا ہے۔ تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں۔ اور اس پر اعلےٰ سے اعلےٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ انسان کمزوریوں کا مجموعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے خلق الانسان ضعیفا۔ انسان کا اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک اتنے اعضا نہیں رکھتا۔ جس قدر اس کو امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جب وہ اتنی کمزوریوں کا نشانہ اور مجموعہ ہے۔ تو پھر اس کے لئے امن اور عافیت کی یہی سبیل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ اس کا معاملہ صاف ہو۔ اور وہ اس کا سچا اور مخلص بندہ بن جائے۔" (ملفوظات)

نوائے پیر افضائے آسمانی اب بھی ہوتی ہے

سکوتِ عشق میں معجز بیانی اب بھی ہوتی ہے۔
زبانِ حسن پر گوِلن ترانی اب بھی ہوتی ہے۔

حدیثِ شرح غم کی ترجمانی اب بھی ہوتی ہے۔
سراپا نطق گویا بے زبانی اب بھی ہوتی ہے۔

فسانہ بن گئی ہے ایک رنگیں داستاں ہو کر
حسیں ہمدم محبت کی کہانی اب بھی ہوتی ہے

نہیں کیف نظر بے کیف ہے دنیا تری زاہد
شب مہتاب مستوں کی کہانی اب بھی ہوتی ہے

سکینت بن کے آجاتی ہے تنہائی میں یاد ان کی
مری بے تابیوں پر مہربانی اب بھی ہوتی ہے

رُباب زندگی میں ذوق نغمہ ہی نہیں ورنہ
نوائے پیر افضائے آسمانی اب بھی ہوتی ہے

کوئی مجنوں نہیں جو رونق صحرا بنے لائق
جنوں افزا بہارِ زندگانی اب بھی ہوتی ہے

خاکسار رہبر علی لائق رہبانوی

ـــ میرے والد صاحب درد گردہ کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ تمام احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ نیز میرا بھانجا بخار کی وجہ سے بیمار رہتا ہے۔ اس کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ اُمۃ بیگم دختر چوہدری میاں محمد ابراہیم صاحب سماعیلہ

ـــ میرا لڑکا عزیز مبارک احمد عرف فضل الٰہی سینئر ول سپرٹیر سروے سز امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اعلےٰ نمبروں پر کامیابی کی دعا فرمائیں۔ سردار احمد پوسٹ ماسٹر صوابی۔ مردان

ـــ خاکسار کی اہلیہ دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ولادت شیخ محمد عبداللہ صاحب پراچہ فروکش کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے پانچواں لڑکا ہوا ہے۔ احباب نو مولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک بشیر احمد لائل پور شہر

روزنامہ الفضل لاہور

232

مورخہ ۱۰؍فتح ۱۳۳۳ ہش

مملکت کے اختیارات

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ پر اسلامی جماعت کے زعماء کی کمیٹی لبدلسیار غور وخوض جو تبصرہ فرما رہی ہے۔ کل ہم نے ایک واقعہ کے متعلق اس کے سوفسطائی استدلال کی قلعی کھولی تھی۔ آج ہم ایک اور اہم بات کے متعلق کچھ گذارش کرنا چاہتے ہیں۔

تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں ان وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ جن کی بناء پر خواجہ ناظم الدین سابق وزیر اعظم نے جماعت اسلامی وغیرہ کے مطالبات کو رد کر دیا تھا۔ وہ مطالبات جن کو جماعت اسلامی کے زعماء نے اپنے حسن تدبیر سے عام فسادات۔ حکومت کے خلاف بغاوت، اور معصوم اور بے گناہ احمدیوں کے جان ومال کے بے دریغ ضیاع کی صورت میں ڈھال دیا تھا۔

جماعت اسلامی کی تبصرہ نگار کمیٹی نے عدالت کے اس فعل پر جو طنز یہ اور تحقیر آمیز طریق تحریر اختیار کیا ہے۔ اور جس رکیک اسلوب بیان کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ جماعت اسلامی کی تبصرہ کمیٹی کو ہی سجتا ہے۔ ان خود ساختہ ماہرین قانون کے خیال میں مسلمہ واقعات اور کسی شخص کے کردار سے اس کی دلی کیفیت کا اندازہ لگانا ججوں کا ہرگز کام نہیں۔ مثلاً اگر کوئی جج واقعات ثابت شدہ سے کسی شخص کے افعال کا (Motive) معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ گویا اپنے فرضِ منصبی سے ہٹ جاتا ہے۔ پھر یہ عجیب بات ہے۔ کہ یہ تبصرہ نگار اسی سانس میں خود اپنے اس نظریہ کی تردید بھی کر دیتے ہیں۔ اور محسوس تک نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں۔

"گمان ہو سکتا ہے۔ کہ بحث کا ایسی حد تک جا پہنچنا ہی اس امر کا موجب ہوا ہوگا۔ کہ عدالت نے مطالبات کے حسن وقبح پر اس رنگ میں بحث کی۔ کہ غالباً خواجہ ناظم الدین نے مطالبات پر غور کرتے ہوئے یہ اور یہ سوچا ہوگا"

گویا عدالت کے ذہن کے متعلق انہیں تو گمان کرنے کی اجازت ہے۔ مگر عدالت کو حالات سے خواجہ صاحب کی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگانا ممنوع ہے۔ یہ تبصرہ نگار فاضل ججوں کو ایک لاجواب ہدایت بھی فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"حالانکہ زیادہ مناسب یہ ہوتا کہ جب خواجہ صاحب خود عدالت میں گواہ کی حیثیت سے تشریف لائے تھے۔ ان سے پوچھ لیا جاتا۔ کہ آپ نے کیا کچھ سوچا تھا۔"

اب جو باتیں خواجہ صاحب کے کردار اور ان کی تقریروں وغیرہ سے واضح تھیں۔ اور جو ریکارڈ پر موجود تھیں۔ جن سے خواجہ صاحب کو انکار نہیں تھا۔ تو معلوم نہیں "زیادہ مناسب" کا سوال کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ پھر انہیں قانون کا یہ اولین اصول بھی معلوم نہیں کہ آدمی غلط بیانی کر سکتا ہے۔ مگر حالات اور واقعات غلط بیانی نہیں کر سکتے۔ اس لئے عدالتیں اکثر ذہنی کیفیت کا اندازہ حالات اور واقعات سے ہی لگاتی ہیں۔

یہ تو خیر جملہ معترضہ کے طور پر ہم نے عرض کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ اب ہم ان تبصرہ نگاروں کے اس تبصرہ کی حقیقت ایک اور بات سے واضح کرتے ہیں۔ عدالت نے ان وجوہات میں سے جو خواجہ صاحب کو مطالبات ماننے سے مانع تھے۔ ایک یہ بھی وجہ لکھی ہے۔ کہ اگر مطالبات مان لئے جائیں۔ تو

"اس کے معنی یہ بھی ہیں۔ کہ اس طرح کی ایک ریاست میں یہ فیصلہ کرنا ریاست کے عام فرائض میں سے ہے۔ کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں۔"

(منقول از تسنیم مورخہ ۹؍دسمبر ۱۹۵۴ء)

اردو کی سرکاری ایڈیشن میں یہ عبارت اس طرح ہے۔

"اور اس قسم کی مملکت کے معمولی فرائض میں یہ بھی شامل ہوگا۔ کہ فلاں فرد یا فلاں جماعت مسلمان ہے یا نہیں۔" (صفحہ ۲۵۱)

انگریزی ایڈیشن میں اصل الفاظ یہ ہیں۔

And that in such state it is one of the ordinary duties of the state to decide whether a community or an induvidual is or is not Muslim.

Page, 233.

جو لوگ انگریزی جانتے ہیں وہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اسلامی جماعت کی تبصرہ کمیٹی نے جو ترجمہ دیا ہے۔ وہ غلط ہے اور اس نے (a Community) یعنی "فلاں جماعت" کے الفاظ اپنے ترجمہ میں سے حذف کر دیئے ہیں۔ یہ ہم نے صرف اس لئے دکھایا ہے۔ تا معلوم ہو جائے کہ یہ تبصرہ نگار کمیٹی جو انگریزی کا ایک فقرہ بھی اردو میں صحیح ترجمہ نہیں کر سکتی۔ تحقیقاتی عدالت کے نقائص بیان فرمانے بیٹھی ہے۔ اگر تبصرہ کمیٹی ترجمہ میں اپنا کمال دکھانے کی بجائے سرکاری اردو ایڈیشن سے استفادہ کر لیتی۔ تو کیا حرج تھا۔ شاید اسے کمیٹی نے اپنی توہین خیال کیا ہے۔ خیر اب جو لاجواب تبصرہ کمیٹی نے کیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتی ہے:۔

"دوسری دلیل منطقی طور پر غلط ہے۔ اور تعجب ہوتا ہے۔ کہ اس کے اندر ایک تناقض دو فاضل ججوں کی نگاہ سے کس طرح مخفی رہ گیا۔ اس دلیل کا صاف منشاء یہ ہے۔ کہ کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرنا ریاست کے فرائض میں سے نہ ہونا چاہیئے۔ اور اس بناء پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ رد کر دیا جانا چاہیئے۔ اب دیکھیئے جب مسلمان یہ کہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں اس لئے انہیں ہم سے الگ کیا جائے۔ اور ریاست ان کے اس مطالبہ کو رد کر دے تو کیا اس طرح ریاست یہ فیصلہ نہ کر دیگی۔ کہ قادیانی مسلمان ہیں؟ پھر اس منطقی غلطی سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ جب تقسیم سے پہلے برطانیہ کی غیر اسلامی دنیوی ریاست نے سکھوں کے ہندو نہ ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور جب اچھوتوں کو ہندوؤں سے الگ ایک اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس وقت ریاست نے کونسا فریضہ انجام دیا تھا؟" (تسنیم مورخہ ۹؍دسمبر ۱۹۵۴ء ص ۳)

معلوم نہیں "منطقی طور سے غلط ہے" کے الفاظ سے تبصرہ کمیٹی کی کیا مراد ہے۔ کیونکہ اس کی کوئی تصریح کئے بغیر وہ ایک تناقض کے متعلق فاضل ججوں کی کوتہ نگاہی کا تذکرہ لے بیٹھی ہے۔ حالانکہ وہ سوال کو خود سمجھی ہی نہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ آیا ایسی مملکت کے معمولی فرائض میں یہ فیصلہ کرنا بھی شامل ہے۔ کہ فلاں فرد یا فلاں جماعت مسلمان ہے یا نہیں؟ سوال تو مملکت کے فرائض کا ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ خواجہ ناظم الدین نے مطالبات اس لئے بھی رد کئے ہوں گے۔ کہ وہ سمجھتے ہوں گے۔ کہ ایسی مملکت کے معمولی فرائض میں یہ فیصلہ کرنا شامل نہیں۔ کہ فلاں فرد یا فلاں جماعت مسلمان ہے یا نہیں۔ جب اس ابتدائی اصول کے پیش نظر کہ ایسی مملکت کے معمولی فرائض میں ایسا فیصلہ کرنا شامل ہے یا نہیں مطالبات رد کئے جائیں۔ تو یہ نتیجہ نکالنا کہ گویا اس نے یہ فیصلہ کر ہی دیا ہے۔ صرف اس تبصرہ کمیٹی کے دماغ میں ہی اس کا تصور سما سکتا ہے۔ ورنہ ایک معمولی دماغ تو اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کو ایک مثال سے سمجھئے۔ فرض کیجئے۔ ایک مدعی کسی کے خلاف لاکھ روپیہ کی مالیت کا دعویٰ سب جج درجہ چہارم کی عدالت میں دائر کر دیتا ہے۔ جس کو صرف ایک ہزار تک اختیار سماعت حاصل ہے۔ عدالت اس کا دعویٰ اپنے اختیار سماعت سے بالا ہونے کی وجہ سے واپس لوٹا دیتی ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ عدالت نے مدعی کے خلاف ڈگری دے دی ہے۔ اگر یہ تبصرہ کمیٹی اپنا تبصرہ اپنے وکیل چودھری نذیر احمد صاحب کو ہی پہلے دکھا لیتی۔ تو شاید وہ اس مغالطہ کی طرف توجہ دلا دیتے۔ کہ بھلے مانسو پہلے سوال کو تو سمجھ لو۔ پھر فاضل ججان پر تناقض کا الزام لگا لینا۔ عدالت تو کہتی ہے۔ کہ مملکت کو ایسے فیصلوں کا اختیار نہیں ہے۔ اسی خیال سے خواجہ صاحب نے مطالبات رد کر دیئے ہوں گے۔ اور تبصرہ کمیٹی فرما رہی ہے۔ انہوں نے برخلاف فیصلہ کر دیا ہے۔ حالانکہ خواجہ صاحب نے جو کیا۔ وہ عین اسلامی قانون کے مطابق کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے حبیب پاکؐ کو بھی ایسا فیصلہ کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کوئی فرد تو یہ کہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور فیصلہ دیا جائے۔ کہ نہیں تو تو مسلمان نہیں۔ پھر ایک ایسی مملکت کو جو ابھی اسلامی بھی نہیں بنی اور جس کی حکومت بقول جناب مولانا امین احسن صاحب اصلاحی ابھی "شیطانی" سمجھی جانی چاہیئے۔ اس کو ایسا فیصلہ کرنے کا اختیار کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ کیا آپ کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے کہا ہو۔ "میں مسلمان ہوں" اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرار دیا ہو۔ کہ "وہ مسلمان نہیں۔"

آخر میں تبصرہ کمیٹی نے جو مثالیں سکھوں اور اچھوتوں کے ہندو نہ قرار دیئے جانے کی دی ہیں۔ اس میں تو غلط فہمی کا اس نے کمال ہی دکھا دیا ہے۔ کیا سکھ اور اچھوت یہ کہتے تھے۔ کہ ہم "ہندو" ہیں۔ اور برطانوی حکومت نے زبردستی ان کو غیر ہندو قرار دے کر اقلیت بنا دیا تھا؟ بندہ پرور یہ مطالبہ تو خود سکھوں اور اچھوتوں کا تھا۔ کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ ہمیں ان سے الگ اقلیت قرار دیا جائے۔ ایسے مطالبہ پر اگر برطانوی حکومت ان کا مطالبہ نہ مانتی اور کہتی کہ نہیں تم ہندو ہو۔ تو پھر تو کوئی بات بھی تھی۔ مگر یہ منطق تو عجیب ہے۔ کہ چونکہ برطانوی حکومت نے سکھوں اور اچھوتوں کے اس مطالبہ کو مان لیا۔ کہ وہ ہندو نہیں اس لئے اس نے وہ امر فیصلہ کیا تھا۔ جس کے فیصلہ کرنے کے اختیار کی نفی کی گئی ہے کیا اسلامی جماعت کی یہ تبصرہ نگار کمیٹی ان دونوں باتوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتی۔ کہ (۱) ایک شخص خود کہتا ہے۔ کہ میں ہندو نہیں ہوں۔ اور حکومت اس کو صحیح تسلیم کر لیتی ہے۔ (۲) ایک شخص کو جو خود کو ہندو کہتا ہے۔ اس کو زبردستی ہندوؤں سے نکال دیتی ہے۔ یا ایک شخص جو کہتا ہے۔ کہ میں ہندو نہیں ہوں۔ اسکو زبردستی ہندو قرار دیدیتی ہے سکھوں اور اچھوتوں کے بارے میں برطانوی حکومت نے دراصل کوئی ایسا فیصلہ ہی نہیں کیا تھا۔ اس نے تو صرف سکھوں اور اچھوتوں کے اس سٹیٹس کا اعلان کیا تھا۔ جس کے وہ خود خواہشمند تھے۔ وہ سٹیٹس اس نے زبردستی ان پر نہیں ٹھونسا تھا۔ اور نہ ہندوؤں کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی اہمیت

(۲)

رسول کریم صلعم کا اسوہ حسنہ ہی قابل تقلید ہے

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب بی۔ اے کوروال)

میں نے اس مضمون کی پہلی قسط میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ تفریق مراتب سبب ہے جس کے نتیجہ میں انسان میں مسابقت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اور جب یہ روح پیدا ہوتی ہے۔ تب انسان کو ایک رہبر کامل کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جس کی رہنمائی اور ہدایات کی روشنی میں وہ اس کا سچا متبع اور کامل اطاعت گذار بن جاتا ہے۔ اور تب وہ انسان اپنی اطاعت اور رہبر کامل کے فیض نظر کے سبب مختلف مراتب عالیہ کو پاتا ہے۔ جن مراتب کو اس سے پہلے پا چکے۔ اور یہ فیض حصول جاری رہتا ہے۔ تا آنکہ وہ انسان ایک صاف اور شفاف دل کا مالک بن جائے۔ جس میں اس رہبر کامل کی کامل جھلک نظر آئے۔ اور وہ اپنے رہبر کامل کی اطاعت میں اتنا گم ہو۔ کہ اس کا اپنا وجود اپنا وجود نہ رہے اور وہ اپنے اس رہبر کامل کے وجود میں فنا ہو جائے۔ حتیٰ کہ اس پر یہ مثال صادق آجائے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

جب سے دنیا کا نظام قائم ہے۔ عالم روحانی ہمیشہ دنیا میں ایسے رہبر پیدا کرتا ہے۔ جو آئیں اور دنیا کو رشد و ہدایات دیں۔ ایسے مقدس انسان دنیا میں آتے رہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے ہدایات لے کر دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔ تا دنیا کو رجس اور ناپاکی سے پاک کریں۔ تا خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو لوگوں کے دلوں میں بٹھا دیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی اطاعت و فرمانبرداری کے نتیجہ میں ان لوگوں کو عالم روحانیت میں سرفراز کیا۔ اور انہیں اپنے انعامات کا وارث بنایا۔ اور انہوں نے زمین کو اپنے انصاف اور دانشمندی سے بھر دیا۔

یہ سلسلہ جاری رہا۔ تا آنکہ زمین فسادات سے پُر ہو گئی۔ اور نیکی کی قوتیں بدی اور ظلم کے نیچے دب کر رہ گئیں۔ بحر و بر میں تباہی و بربادی پھیل گئی۔ انسان انسانیت کے لئے باعث ننگ ثابت ہوا۔ وحشت اور درندگی انسان کی فطرت ثانیہ بن گئی۔ خدا کا مقدس نام دنیا سے محو ہونے لگا۔ اور جھوٹ۔ مکر۔ ریا اور فریب کا دوسرا نام انسانیت رکھا گیا۔ گویا کائنات ظھر الفساد فی البر و البحر کا مصداق بن گئی۔ تب افق عالم پر وہ عظیم الشان نبی و پُرشکوہ مصلح اعظم۔ وہ ذی وجاہت نبیٔ کامل اپنی تابناک اور بے نظیر قوت قدسیہ کو لے کر نمودار ہوا۔ جس نے دیکھتے ہی دیکھتے نظام عالم کا نقشہ بدل دیا۔ جس کے آنے ہی زمین نور اور روشنی سے بھر گئی۔ اور کفر و عصیان کی تاریکیاں یکسر کافور ہو گئیں۔ دنیا نے اس رہبر کامل کا استقبال کیسے کیا۔ اس کی گواہی تو تاریخ کے اوراق دیتے ہی ہیں۔ لیکن وہ رہبرِ کامل ایک ایسی جماعت پیدا کر گیا۔ جس نے اس نبیٔ کامل اُس سید ولد آدم۔ اس نبیوں کے سردار کی کامل اور سچی متابعت کو اپنا شعار بنا لیا۔ اور ایک صدی بھی نہ گذرنے پائی۔ کہ ان کا دنیا کی عظیم ترین قوموں میں شمار ہونے لگا۔ حکومتیں، ان کے فیض نظر کا نتیجہ بن گئیں اور وہ زمانہ کے اولین صدر قرار پائے۔ ان ضیائے تاباں سے ایک عالم بقعۂ نور ہُوا۔

دنیا میں ہزاروں ہزار انبیاء آئے۔ لاکھوں لاکھ مصلح پیدا ہوئے۔ لیکن وہ مقام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ملا۔ اور وہ قرب خداوندی جو حضور سرورؐ کو حاصل ہُوا۔ اور وہ بے نظیر قوتِ قدسیہ جو آپ کو ملی۔ اور وہ کثرت مکالمہ مخاطبہ جو آپ کے حصہ میں آیا۔ اور کسی نبی کو نہیں ملی۔ اور جو فضیلتوں کے دروازے آپ پر کھولے گئے۔ اور کسی پر نہ کھولے گئے۔ اور جو فیضانِ خداوندی آپ صلعم پر ہوئے ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ انسان سب رشتوں کو منقطع کر کے اس سے رشتہ جوڑے۔ کہ اب وہی ایک رہبرِ کامل ہے جس کی سچی متابعت انسان کو باخدا انسان بنا سکتی ہے۔ وہی ایک ایسا رہبر کامل ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں خاتم النبیین ٹھیرایا ہے۔ جس نے حیوانوں کو انسان بنایا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے حیوانوں کو انسان بنایا بلکہ انسانوں سے با اخلاق انسان بنائے۔ اور انہوں نے با اخلاق انسان پیدا کرنے کے بعد راستہ میں چھوڑنا پسند نہ کیا۔ بلکہ ان با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنایا۔ اور یوں آپ نے مردوں کو زندگی عطا کی۔ اور اندھوں کو آنکھیں دیں۔ اور فقیروں کو بادشاہ بنایا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد اور یہ وہ مقام ہے۔ جو ازل سے آپ کے لئے مقدر تھا۔ اور ابد تک آپ کے لئے مخصوص رہے گا۔ یہی وہ ختم نبوت ہے۔ جس کے لئے حضور یکتا اور فرد واحد قرار دیئے گئے۔ یہی وہ مقام تھا۔ جہاں وحشیوں کو باخدا انسان بنانا مقصود تھا۔ اور وہ مختص تھا اس عربی نبی کے لئے جس نے وہ عالی مقام پایا۔ جو کسی اور نبی کو نہیں دیا گیا۔ اور اسی کی طرف آیت خاتم النبیین اشارہ کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار
روشنی میں مہر تاباں کی بھلا کیا فرق ہے
گرچہ نکلے روم کی سرحد سے یا از زنگبار

آؤ ہم غور کریں۔ کہ آخر کیوں یہ ضروری ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ہی رہبرِ کامل کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ اور وہ کیا چیز ہے۔ جو انسان حضور کی اطاعت و مطابعت ہی حاصل کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک اطاعت و فرمانبرداری کے نتیجہ میں انسان پر ترقیات کے دروازے نہ کھلیں اور اس کا مقام معرفت بلند نہ ہو۔ کوئی انسان تابعداری اور اقتدار کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ آخر وہ کونسی بے نظیر قوتیں ہیں۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئیں۔ جن کی بناء پر صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات ستودہ صفات ہی اب ایک ایسا نقطۂ مرکزی ہے۔ جس کے گرد ہمیں گھومنا ہے۔ حضورؐ ایک ایسی مثالی ہستی ہیں۔ جن کی اقتدار میں فلاح انسانیت ہے۔ اور آخر کیا وجہ ہے کہ آج نجات کا دروازہ صرف انہی کے لئے کھولا گیا۔ جو حضورؐ کے متبع اور نقشِ قدم پر چلنے والے ہوں۔ اور وہ ترقیات کیا ہیں جو نتیجہ ہیں حضورؐ انور کی کامل متابعت کا۔

یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب اپنے اندر بہت تفاصیل رکھتا ہے۔ اور یہ بہت لمبا مضمون ہے۔ جس کو اگر بیان کیا جائے۔ تو ایک کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ لیکن میں اس جگہ بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

عرب کی حالت

(۱) توحید حقیقی:۔ یوں تو اللہ تعالےٰ کے مقدس نام کو مٹانے کے لئے طاغوتی طاقتیں ہمیشہ برسرِ پیکار رہیں۔ اور ہمیشہ ہی خدا تعالےٰ کی توحید کو مٹانے کے حالات پیدا کئے جاتے رہے۔ لیکن وہ زمانہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت کا زمانہ تھا۔ ان تمام سابقہ روایات کو مات کر چکا تھا۔ شرک اپنی پوری وسعت سے کائنات پر چھا چکا تھا۔ قبیلہ قبیلہ کا اپنا اپنا بُت معبود اور الٰہ تھا۔ اور پھر ہر روز ان کا نیا خدا تھا۔ انسان کی پرستش اپنی انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی توحید حرفِ غلط کی طرح ذہنوں سے محو ہو چکی تھی۔ وہ خدا کے دین کو فراموش کر چکے تھے۔ اور اگر ان کا کوئی دین تھا۔ اور کوئی مذہب تھا۔ تو محض ثار کا خونی عقیدہ تھا۔ ان کے نزدیک جب تک مقتول کا بدلہ قاتل سے نہ لیا جائے۔ مقتول کی روح ایک جانور کا قالب اختیار کر کے فضا میں نوحہ کناں رہتی ہے۔ اس جانور کو عرب میں صدھیٰ کہتے تھے۔ یہ ثار کا عقیدہ ہی ان کا جزوِ ایمان تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے قبیلے کے قبیلے ہلاکت کے دروازے تک پہنچ جاتے تھے۔ اور برسوں تک ہنگامہ آرائی جاری رہتی۔ اس عقیدہ کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ اور اس کی قضاء و قدر کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ چنانچہ ایک شاعر بیان کرتا ہے۔

مساغسل عنی العار بالسیف جالباً
علی قضاء اللّٰہ ما کان جالباً

ترجمہ:۔ میں شرم و عار کو تلوار کے ساتھ اپنے اوپر سے ضرور دھوؤں گا۔ پھر اللہ کی قضا مجھے جو چاہے لا دے۔ مجھے اس امر کی کوئی پرواہ نہیں ہوئی۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب بت پرستی عام تھی یہی سب سے ممتاز مذہب تھا۔ عیسائیت تثلیث کے عقیدہ کو پھیلا رہی تھی۔ مجوسی۔ یہودی۔ صابی مذہب موجود تھے۔ قبائل نے کچھ بت مشترک بنا رکھے تھے۔ اور کچھ ہر قبیلہ کے خاص خاص بت تھے چنانچہ مکہ میں اساف اور نائلہ قریش کے بت تھے۔ جن کے سامنے قربانیاں ذبح کی جاتی تھیں۔ عزیٰ نخلہ میں قریش اور بنو کنانہ کا مشترک بت تھا۔ طائف میں لات بنو ثقیف کا بت تھا منات اوس اور خزرج کا بت تھا۔ دومۃ الجندل میں ود بنو کلب کا بت تھا۔ قبیلہ ہذیل کا بت سواع تھا۔ یغوث قبائل مذحج اور طی کا بت تھا۔ نسر ذوالکلاع کا بت تھا۔ اور یعوق یمن میں ہمدان کا بت تھا وغیرہ وغیرہ سب سے بڑا بت ہبل تھا۔ جو کعبہ میں نصب تھا۔ جنگ میں فتح کے موقعہ پر اسی نام سے نعرے لگتے تھے۔ (ابن ہشام) (ماخوذ از سیرت خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۵ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔ اے)

پس وہ وقت تھا۔ جب توحید دنیا سے گم تھی۔ اور خدائے واحد کی جگہ انسانوں۔ بتوں اور مصنوعی خداؤں نے لے رکھی تھی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

(۱) قاضی محمدؐ صدیق صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ صاحبہ ان دنوں ربوہ میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

(۲) میری بھابی امۃ الحفیظ بیگم لیا دھنہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز میں بھی چند دنوں سے بیمار ہوں۔ میری صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ نذیر اختر عباسی از گوجرانوالہ

(۳) میرے چھوٹے بھائی محمدؐ اسماعیل ملازم پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کراچی ایک ماہ سے آنکھ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس سے ایک آنکھ کی بینائی خطرہ میں ہے بزرگان و احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرحمٰن الٰہی پارک لاہور

(۴) حکیم عبد الرشید صاحب کی بیگم صاحبہ لمبے عرصے سے انتڑیوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (غلام محمدؐ ثاقب)

تحریک جدید کا سالِ نو اور خدام الاحمدیہ

تحریک جدید دنیائے احمدیت میں اسلام کی سربلندی اور نشاۃ ثانیہ کی اس ہمہ گیر سکیم کا نام ہے۔ جس کا آغاز ہمارے محبوب آقا سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے خدا تعالےٰ کے القا اور اس کی تقدیر خاص کے مطابق آج سے بیس سال قبل فرمایا تھا۔ جبکہ بعض عناصر فتنہ و فساد کے شعلوں کو ہوا دینے کی مسلسل کوشش کر رہے تھے۔ اور خدا کی پاک جماعت بڑی بھاری آزمائش میں مبتلا کر دی گئی تھی۔

ان دردناک حالات کا تقاضا تھا کہ خود اللہ تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ احمدیہ کی دستگیری کے لئے کوئی سامان پیدا ہو۔ چنانچہ جلد ہی غیب کے پردہ سے یہ سامان تحریک جدید کے رنگ میں ظاہر ہوا جس کے نتیجہ میں مخالفتوں کے گھٹا ٹوپ بادل چھٹ گئے۔ مطلع صاف ہو گیا۔ اور چند سالوں کے اندر اندر اسلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔ اور یورپ امریکہ، افریقہ اور ایشیا کی وادیاں نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھیں۔

۱۹۳۴ء کی یہ الہامی تحریک جس کے شاندار نتائج اور بے نظیر اثرات نے اسلام کے خلاف نبرد آزما مختلف طاقتوں اور قوتوں کو پریشان کر دیا ہے۔ بڑی تفصیلی تحریک تھی۔ جس کے اہم نکات اور مطالبات درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

۱۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد سادہ زندگی بسر کرے۔ ایک سے زیادہ سالن استعمال نہ کیا جائے۔ بغیر ضرورت کے نئے کپڑے نہ بنوائے جائیں۔ احمدی مستورات نیا زیور نہ بنوائیں۔ اور نہ فیشن کی پابندی میں گوٹہ کناری فیتہ وغیرہ خریدیں۔ ہر احمدی کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہوگا۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور باقی نقدی کی صورت میں دیوے مکانوں کی آرائش اور زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کیا جائے۔

۲۔ احباب اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{5}$ سے $\frac{1}{3}$ حصہ تک اشاعت اسلام کے لئے پیش کریں

۳۔ مخالفین کے لٹریچر کا جواب دیا جائے

۴۔ ایسے مخلص احمدی آگے آئیں۔ جو سلسلہ سے صرف پانچ سات ماہ کا خرچ لے کر غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے نکل کھڑے ہوں

۵۔ تبلیغ کی ایک خاص سکیم کو بروئے کار لانے کے لئے جماعت کے دوست اس کا مالی بوجھ اٹھائیں۔

۶۔ صوبہ کا تبلیغی نقطۂ نظر سے سروے کیا جائے۔

۷۔ سرکاری ملازمین تین تین ماہ کی چھٹیاں لے کر اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ ان کو وہاں بھیجا جائے۔ جہاں ان کی ملازمت کا واسطہ اور تعلق نہ ہو۔

۸۔ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

۹۔ جو ملازم تین ماہ نہ دے سکیں وہ موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں وقف کر دیں اسی طرح زمیندار بھی اپنی فراغت کے ایام تبلیغ میں گذاریں۔

۱۰۔ صاحب پوزیشن احمدی اپنے تئیں پیش کریں تا انہیں تقاریر کے لئے بھجوایا جا سکے۔

۱۱۔ ۲۵ لاکھ کا ریزرو فنڈ قائم کر کے اس سے آمد کی ایسی صورت پیدا کی جائے کہ اس کے ساتھ ہنگامی کام چلائے جا سکیں۔

۱۲۔ پنشنر اصحاب خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔

۱۳۔ بیرونی احباب اپنے بچوں کو مرکز کے اداروں میں تعلیم کے لئے بھیجیں۔

۱۴۔ صاحب حیثیت دوست جو اپنے بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں۔ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کیلئے پیش کر دیں۔

۱۵۔ بے کار کام کرنے کے لئے باہر نکل جائیں

۱۶۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔

۱۷۔ کوئی شخص بے کار نہ رہے۔

۱۸۔ مرکز میں مکان بنانے کی کوشش کی جائے

۱۹۔ معذور احمدی اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور چار پائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالےٰ کا عرش ہلائیں تا کامیابی اور ظفرمندی کے دن دیکھنے نصیب ہوں۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔

یہ وہ انیس نکات تھے جنہوں نے ایک نہایت قلیل عرصہ میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔ اور دشمنانِ اسلام کئی میدانوں میں پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ جماعت کی آنے والی ہر نئی نسل اس کی عظمت اور اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اپنی قربانیوں کا ایک نیا ریکارڈ قائم کرتی اور اس کے صبح و شام دن اور رات کچھ اس طور پر اس تحریک کے سانچہ میں ڈھل جاتے۔ کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ایک جدید انقلاب اور جدید تغیر کا پیش خیمہ بن جاتا۔ مگر افسوس ایسا نہ ہو سکا۔ جہاں قافلہ کے وہ مجاہد جنہوں نے سالار کارواں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آج سے بیس سال قبل سفر شروع کیا تھا۔ اور اپنی جانی و مالی قربانیوں کی انتہا کر دی تھی۔ وہ تو اب تک خدا کے فضل اور اس کی مدد سے اس جہاد میں سرگرم عمل ہیں۔ وہاں نوجوانوں کا ایک کثیر طبقہ ایسا بھی ہے۔ جسے نہ تو اپنی حقیقی منزل معلوم ہے۔ اور نہ ہی اس نے سفر کی ابتداء کا ابھی تک کوئی ارادہ ہی ظاہر کیا ہے۔ اور اگرچہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے ازراہِ نوازش گذشتہ سالوں سے بالخصوص مالی مطالبات میں مناسب حد تک تخفیف بھی فرما دی ہے۔ اور بعض دوسرے مطالبات کی شکل بھی موجودہ حالات میں بدل گئی ہے۔) لیکن نوجوان ہیں کہ اس کی طرف سے ہی سب سے زیادہ غفلت برت رہے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند دن ہوئے۔ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت درد انگیز لہجہ میں فرمایا تھا۔

"اسلام کی خدمت کی طرف تمہارے سوا اور کسی کو توجہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ہر کسے در کار خود با دینِ احمد کار نیست

یعنی ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا ہوا ہے مگر اسلام کی خدمت کی طرف کسی کو توجہ نہیں۔ اگر تم بھی کار خود کو دین کے کاموں پر ترجیح دو اور اسی کی طرف سے بے توجہی اختیار کرو۔ تو دین کا خانہ بالکل خالی ہو جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت لاکھوں غیر احمدی ایسا ہے کہ وہ اسلام کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن صرف اس وجہ سے کہ تم نے یہ بوجھ اٹھایا ہوا ہے۔ وہ آگے نہیں آتے۔ اگر تم آگے نہ آئے ہوتے تو شاید وہ آگے آکر اسلام کی خدمت کا بوجھ اٹھا لیتے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی غیر احمدی ایسے ہیں۔ جو دل سے یہ سمجھتے ہیں کہ جو کام یہ جماعت کر رہی ہے۔ وہ بہت اچھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ جماعت احمدیہ اس بوجھ کو اٹھا رہی ہے اس لئے انہیں اس بوجھ کے اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تم نے یہ بوجھ نہ اٹھایا ہوتا تو وہ آگے آجاتے اور اس کام کو سرانجام دیتے۔ اگر تم بھی اس کام میں سست پڑ جاتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم نے دوسروں کو بھی اسلام کی خدمت سے روک دیا۔ اور خود بھی غافل ہو گئے"

(الفضل ۲۳ر نومبر ۱۹۵۴ء)

دفتر دوم کے وعدوں وصولی اور اضافہ کے لئے حضرت سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مجلس خدام الاحمدیہ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ لہذا خدام الاحمدیہ کی مجالس اُن کے

قائدین۔ زعماء، سائقین

اور اراکان کو بار بار سوچنا چاہیئے کہ انہوں نے اپنی اس ذمہ داری کو کہاں تک ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم نئے جوش، نئے ولولے اور نئے ارادوں سے یہ عہد کریں۔ کہ آئندہ ہم اسلام کی اس مقدس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے کسی جانی و مالی یا وقتی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہاں ہمیں یہ بھی عزم کرنا ہوگا کہ ہم اپنی زندگی میں اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہ ہونے دیں گے۔ قرآن کی آواز پست نہ ہوگی۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا نام ماند نہ پڑے گا۔

خدا تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے کہ باوجود اپنی کوتاہیوں غفلتوں اور نالائقیوں کے اسلام اور کفر کی موجودہ روحانی جنگ میں ہم حصہ لے سکیں۔ اور دین مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی فوج کے جانباز سپاہی ثابت ہوں۔ اللھم آمین

"خالد"

انتخاب امیر ضلع جھنگ کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ امیر ضلع جھنگ کا انتخاب ربوہ میں ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۴ء بروز اتوار (یعنی جلسہ سالانہ کے پہلے دن) بوقت سات بجے شام جناب ناظر صاحب اعلےٰ کے دفتر میں ہوگا۔ تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ضلع جھنگ براہ مہربانی تاریخ و وقت مقررہ پر اس اجلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لائیں۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۴ء بروز ہفتہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور نیک و خادم دین نیز والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ آمین۔

خاکسار عنایت اللہ حصاری
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۶
فائدآباد۔ ضلع سرگودھا

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

یونیسکو۔ اقوامِ متحدہ کی تعلیمی سائنسی و ثقافتی تنظیم

اقوامِ متحدہ کی معاشی و سماجی کونسل کی (۱۲) خصوصی ایجنسیاں ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ کام یونیسکو نے کیا ہے۔ یونیسکو UNESCO یعنی اقوامِ متحدہ کی تعلیمی سائنسی و ثقافتی تنظیم نے مختلف ممالک کے طلباء کو تعلیمی سہولتیں دیں۔ اساتذہ کے تبادلے کا انتظام کیا۔ سائنسی کاموں کی ترقی کے لئے امداد اور ثقافتی کاموں کی حوصلہ افزائی کی۔ یونیسکو کے دستور کی پہلی دفعہ میں یہ بتا دیا گیا ہے کہ "یونیسکو" کے قیام کا مقصد تعلیمی سائنسی و ثقافتی سطح پر اقوام کے درمیان امن و تحفظ کے امکانات کو ترقی دینا ہے۔ تاکہ نظم و ضبط قائم ہو۔ اور قانون کی حکومت رہے۔ بلا نسل و جنس زبان و مذہب انسانی حقوق اور بنیادی آزادی کا منشور اقوامِ متحدہ میں یقین دیا گیا ہے۔ اس لئے اس اعلیٰ نصب العین کی تعلیم کے لئے یونیسکو کا قیام عمل میں آیا ہے۔

یکم نومبر ۱۹۴۵ء سے ۱۶ نومبر تک لندن میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہوتا رہا۔ اس میں یونیسکو کا دستور بنایا گیا ہے۔ اس میں (۴۳) ممالک کے وزراء تعلیمات نے شرکت کی تھی۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندے بھی شریک رہے۔ یونیسکو کے دستور کا نفاذ ۴ نومبر ۱۹۴۶ء کو عمل میں آیا جس پر (۲۰) ممالک کے نمائندوں نے دستخط کئے۔ ۴ دسمبر ۱۹۴۶ء کو اقوامِ متحدہ سے ایک معاہدہ ہوا جس کی رُو سے اسے ایک خصوصی ایجنسی کی حیثیت دی گئی۔ قیام کے وقت (۲۰) ارکان تھے۔ لیکن اب یہ تعداد بڑھ کر (۶۸) ہو گئی ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ صرف جنرل اسمبلی کے ارکان ہی یونیسکو کے رکن بنیں۔ بلکہ ہر آزاد ملک کو اس میں نمائندگی کا حق حاصل ہے۔ یونیسکو کے ارکان میں آسٹریا۔ سیلون۔ شرق اردن۔ کمبوڈیا۔ ہنگری۔ جرمن وفاقی جمہوریہ۔ اطالیہ۔ کوریا۔ جاپان۔ موناکا۔ لاؤس۔ سوئٹزرلینڈ۔ لیبیا۔ ویٹ نام۔ تھائی لینڈ۔ اسپین۔ نیپال یہ (۱۷) ممالک ایسے ہیں۔ جو آج تک اقوامِ متحدہ کے رکن نہ بن سکے۔ یونیسکو میں اس وقت دس ایشیائی ممالک ہیں۔ جن میں ہندوستان۔ پاکستان۔ افغانستان۔ برما۔ سیلون۔ انڈونیشیا۔ عراق۔ اسرائیل کوریا اور لبنان بھی شامل تھے۔

یونیسکو کا اجلاس ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس کا ایک ایگزیکٹو بورڈ ہے۔ جس کا انتخاب جنرل کانفرنس کرتی ہے۔ پھر سیکرٹریٹ ہے۔ جس کا افسر اعلیٰ ڈائریکٹر جنرل ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب (۶) سال کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کی حیثیت چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر کی سی ہوتی ہے۔ یونیسکو کے سب سے پہلے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے ڈاکٹر جولین ہکسلے کا انتخاب ۱۹۴۶ء میں کیا گیا تھا۔ اور آج کل امریکی کانگریس کے لائبریرین ڈاکٹر لوتھر ایونز برسرِ خدمت ہیں۔

یونیسکو کے موجودہ ارکان حسبِ ذیل ہیں نام حروفِ تہجی کے اعتبار سے درج ہیں۔

افغانستان۔ ارجنٹائن۔ آسٹریلیا۔ آسٹریا۔ بلجیئم۔ بالیویا۔ برازیل۔ برما۔ کینیڈا۔ سیلون۔ چین۔ کولمبیا۔ کاسٹاریکا۔ کمبوڈیا۔ چیکوسلوواکیہ۔ ڈنمارک۔ ڈومینکن ری پبلک۔ ایکویڈر۔ مصر۔ ایل سلواڈور۔ فرانس۔ یونان۔ گوئٹے مالا۔ ہیٹی۔ شرق اردن۔ ہنڈراس۔ ہنگری۔ ہندوستان۔ انڈونیشیا۔ عراق۔ اسرائیل۔ اطالیہ۔ کوریا۔ لبنان۔ لائبیریا۔ میکسیکو۔ ہالینڈ۔ نیوزی لینڈ۔ ناروے۔ پاکستان۔ پانامہ۔ ایران۔ پیرو۔ فلپائن۔ پولینڈ۔ سعودی عرب۔ سویڈن۔ سوئٹزرلینڈ۔ شام۔ تھائی لینڈ۔ ترکی۔ افریقہ۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ یوراگوئے۔ یوگوسلاویہ۔ وینزویلا۔ روس۔ چیکوسلوواکیہ نے علیحدگی اختیار کی تھی۔ لیکن حال ہی میں پھر شریک ہو گئے۔ یونیسکو کا رکن ہر ملک بن سکتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کی رکنیت سے اسے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن رکنیت کے لئے دو تہائی اکثریت کا حصول ضروری ہے۔

یونیسکو کے تیسرے اجلاس کا انعقاد ۱۹۴۸ء میں بیروت میں عمل میں آیا جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مکمل کانفرنس ہر دو سال بعد ہوا کرے گی۔ چوتھی کانفرنس پیرس میں ۱۹۴۹ء میں ہوئی۔ مئی و جون ۱۹۴۹ء میں ایک اور کانفرنس ہوئی۔ یونیسکو کے دستور کی دفعہ ۷ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ ہر رکن ملک ایسے انتظامات کرے۔ جس سے اہم تنظیموں میں ربط پیدا ہو سکے۔ اور جن میں تعلیمی سائنسی و ثقافتی امور سے دلچسپی ہو۔ اس کے لئے نیشنل کمشنز قائم کئے گئے ہیں جن میں وسیع اساس پر حکومت اور دیگر تنظیموں کو نمائندگی دی جائے۔ جو کانفرنس اور وفود کے لئے مشیر کے طور پر کام کریں۔ جنگ زدہ ممالک کی امداد تحقیقات اور منصوبہ بندی کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ پروگرام میں تعمیر، تعلیم، نیچرل سائنس سوشل سائنس اور فلسفہ اور ثقافتی کام اور مواصلات شامل ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں

یونیسکو کے تعلیمی پروگرام کے تین اہم مقاصد ہیں۔ (۱) تعلیمی توسیع (۲) تعلیمی ترقی (۳) عالمی برادری کے قیام کے لئے تعلیم۔

یونیسکو نے بنیادی تعلیم پر زور دیا ہے۔ دوسرا مقصد اساتذہ کی ٹریننگ ہے۔ جو بنیادی تعلیم کے ماہر ہوں۔ یونیسکو نے منطقہ وادی اساس پر کئی مراکز قائم کئے ہیں۔ پہلا مرکز لاطینی امریکہ کے لئے میکسیکو میں ۱۹۵۱ء میں کھولا گیا۔ دوسرا مرکز ۱۹۵۲ء میں کھولا گیا۔ تیسرا مرکز ۱۹۵۳ء میں مصر میں قائم کیا گیا۔ کانفرنسوں وفود کے تبادلے کے ذریعہ یونیسکو چاہتی ہے۔ کہ لازمی اور ابتدائی تعلیم کا بندوبست ہو جائے۔ بچوں کی تعلیمی ترقی کا انحصار صحت کی برقراری سماجی و ذہنی نشوونما پر ہے۔

یونیسکو اپنے پروگرام پر عمل کرنے کے لئے اقوامِ متحدہ کی خصوصی ایجنسیوں سے ربط قائم رکھتی ہے۔ دو کام اہم تھے۔ ایک فلسطین کے غریب مہاجرین کے بچوں کی تعلیم اور دوسرا کوریائی بچوں کے لئے انتظامات۔ اب جبکہ ہوسِ ملک گیری نے کوریا کو خاکستر کر دیا یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سائنسی۔ ثقافتی و تعلیمی مسائل کے ماہرین کا بین الاقوامی سطح پر تبادلہ بھی یونیسکو کے پروگرام میں شامل ہے۔ ۱۹۵۲ء کے پروگرام .... کے تحت (۷۰۰) یورپی کارکنوں کو آپس میں تبادلہ خیال کا موقع فراہم کیا گیا۔ ۱۹۴۷ء سے اب تک یونیسکو نے (۴۰۰) اسکالرشپ دیئے۔ جن میں (۲۰۳) کا خرچ خود یونیسکو نے برداشت کیا۔

سائنسی مسائل

یونیسکو بین الاقوامی سطح پر سائنس کی ترقی۔ سیاست دانوں کی ملاقات کا انتظام کرانے میں کامیاب رہی۔ علاوہ ازیں کئی سائنسی انجمنوں کو یونیسکو کی جانب سے ٹھوس مالی امداد دی گئی۔ یہ انجمن ان سائنسی تحقیقات کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ جن سے عوام کے معیارِ زندگی بلند کرنے میں مدد ملے۔ مونٹے ویڈیو (لاطینی امریکہ) میں ایک سائنسی مرکز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ کے لئے قاہرہ اور استنبول میں دو مراکز۔ اور نئی دہلی میں جنوبی ایشیا کے لئے اور جنوب مشرقی ایشیا کے لئے جکارتا (انڈونیشیا) میں مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں پاکستان کو بالکل نظر انداز کیا گیا۔ اقوامِ متحدہ نے کوئی اہم مرکز قائم نہیں کیا۔ یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ افسوس ہے۔ کہ اس ضمن میں حکومت پاکستان کو نظر انداز کرنے پر خاموش ہے۔ یہ کام وزارت خارجہ پاکستان اور اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کا ہے۔ کہ وہ اقوامِ متحدہ کو ایک نوٹ بھیجے۔

یونیسکو نے ایک بین الاقوامی کونسل قائم کی ہے۔ جس کے تحت ایک تجربہ خانہ ہے۔ اور مرکز کے متعلق تحقیقات کے لئے جنیوا میں ایک مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اور ایک مرکز روم (اطالیہ) میں قائم ہے۔ قوموں کی خوشحالی کی خاطر یونیسکو سائنسی اختراعات سے زیادہ سے زیادہ کام لینا چاہتی ہے۔ اور نسلی امتیاز کے خلاف یونیسکو نے ایک مہم کا آغاز کیا ہے۔ جون ۱۹۵۱ء میں ماہرین عمرانیات نے نسلی امتیاز کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے یونیسکو اتنی ہی بری طرح ناکام رہی۔ جیسے کہ جنرل اسمبلی جنوبی افریقہ کے متعلق رہی۔ صرف رپورٹ پیش کرنے سے اصل صورتِ حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کے باشندوں سے ناانصافی کے خلاف مقدمہ پیش کیا۔ لیکن آج تک کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

ثقافتی امور سے دلچسپی

یونیسکو نے نہ صرف سائنسی ترقی پر زیادہ توجہ دی بلکہ ثقافتی مسائل سے بھی اپنی گہری دلچسپی کا ثبوت دیا۔ اور ثقافتی تبادلہ کی ہمت افزائی کی۔ مختلف علوم کے علماء کا تبادلہ عمل میں آیا۔ جن کے پورے اخراجات یونیسکو نے برداشت کئے۔ عالمی ثقافتی امور سے واقفیت کے لئے ارکان زیادہ سے زیادہ اشتراک پر زور دیا گیا۔ مختلف عجائب گھروں اور کتب خانوں کی امداد بھی یونیسکو کے پروگرام میں شامل ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ بہترین ادبی کتابیں فراہم کرتی ہے۔ ہندوستان و پاکستان کے کتب خانوں کو یونیسکو نے کئی سو کتابیں بطور تحفہ پیش کیں۔ علاوہ ازیں یہ تحقیقی کاموں اور مصنفین کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس ضمن میں ستمبر ۱۹۵۲ء میں جنیوا میں ایک اجلاس ہوا تھا جس میں (۳۵) ممالک نے انٹرنیشنل کاپی رائٹ کنونشن پر دستخط کئے۔ دنیا کے ہر خطہ میں فلموں اور ریڈیو کو تعلیم امن کے لئے استعمال کرنے کی اپیل کی۔ یہ انجمن تعلیمی۔ ثقافتی کاموں کے متعلق مواد فراہم کرتی ہے۔ تاکہ صحافت۔ فلم۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ اور عوام میں یونیسکو کے کام کی اشاعت کی جا سکے۔ اس لئے ایک پرچہ UNESCO - COURIER پیرس (فرانس) سے شائع ہوتا ہے۔ جس میں معلوماتی و دلچسپ مضامین ہوتے ہیں۔ اس کے سوائے ایک اور پرچہ UNESCO - FEATURES بھی پیرس سے جہاں کہ اس کا صدر مستقر ہے۔ شائع ہوتا ہے۔ یہ پرچہ اخبارات کو مضمون نگاروں کی درخواست پر مفت روانہ کیا جاتا ہے۔

فنی امداد

اقوامِ متحدہ کی توسیعی فنی امدادی پروگرام کے تحت مختلف اداروں کو وسیع مالی و فنی امداد دی جاتی ہے۔ یہ ادارہ کئی کاموں میں ... مالی امداد کرتا ہے۔ ستمبر ۱۹۵۲ء میں یونیسکو نے (۳۶) ممالک کو فنی امداد دی۔ یونیسکو کا کام رکن ممالک کی درخواست پر ماہرین تعلیم و سائنسدانوں کو بھیجنا ہے۔ اور امداد کے طور پر وظائف دینا ہے۔ اور ابتدائی تعلیم کے حصول کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ یونیسکو کی مساعی کے باعث ابتدائی و فنی تعلیم کا انتظام اساتذہ کی ٹریننگ سائنسی تحقیقات کے لئے امداد اور سائنسی مراکز قائم ہوئے۔ چنانچہ (۵۴۸) ماہرین کی تربیت ہوئی اور (۲۳۸) وظائف ۵۲-۱۹۵۱ء میں دیئے گئے۔ یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ یونیسکو نے کسی پاکستانی ماہر کو تربیت دی۔ یا کم از کم کسی ایک کو وظیفہ دیا۔ (باقی)

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب سول سرجن ریلوے ہسپتال انچ فیڈ بہاولنگر ریاست بہاولپور میں ۳۰-۱۹۲۹ء میں مقیم تھے سو اگر یہ اعلان خود پڑھیں۔ یا کسی اور دوست کو اُن کے متعلق پتہ ہو۔ اُن کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ (خاکسار مطیع اللہ احمدی فیض باغ سٹریٹ نمبر 13 مکان ۹ لاہور)

پاکستان اور جاپان کے درمیان ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا تجارتی معاہدہ

جاپان مشینیں۔ سوتی کپڑا اور فولاد مہیا کرے گا

کراچی ۹ دسمبر:۔ پاکستان اور جاپان کے درمیان حال ہی میں جو تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت دونوں ممالک ایک دوسرے سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان درآمد و برآمد کریں گے۔ مال کی قیمتیں پونڈ سٹرلنگ میں ادا کی جائیں گی۔

جاپان نے پاکستان کو مشینیں برآمد کرنے پر رضامندگی کا اظہار کیا ہے۔ ان مشینوں کی ادائیگی اقساط کی صورت میں کی جائے گی۔ آرڈر دیتے وقت دس فی صد اور مال کی روانگی کا ثبوت ملنے پر ۱۵ فی صدی ادا کی جائے گی۔ اور باقی رقم ششماہی قسطوں میں پانچ سال کے اندر ادا کر دی جائے گی۔

پاکستان سے جاپان پٹ سن۔ روئی۔ کھالیں۔ چاول۔ کرومیم اور دیگر خام اشیاء درآمد کرے گا۔ اور جاپان سے پاکستان۔ سوتی کپڑا۔ مصنوعی ریشم۔ دھاگہ لوہا۔ فولاد۔ کیمیادی اشیاء رنگ اور مشینیں وغیرہ درآمد کرے گا۔ یہ معاہدہ ایک سال کے لئے ہوگا۔ اور اس پر ۵ ار ستمبر سے عمل جاری سمجھا جائے گا۔

ایران اور امریکہ کے تعلقات اور بھی مضبوط ہو جائیں گے۔

نیویارک ۹ دسمبر:۔ شاہ ایران نے یہاں اخباری نامہ نگاروں کو یہ بتایا۔ کہ وہ صدر امریکہ کے بے حد مداح ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے ایک ہی زبان۔ سچائی اور دوستی کی زبان سمجھنا آسان ہوگا۔

شاہ ایران جو امریکہ میں دو ماہ گذارنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ زیادہ طور پر وہ غیر رسمی طور پر امریکہ میں رہیں گے۔ انہوں نے اس امر کی نشاندہی کرائی کہ ۱۹۴۹ء میں وہ امریکہ کا توسیعی دورہ کر چکے ہیں شاہ نے امید ظاہر کی۔ کہ ان کا موجودہ دورہ ایران اور امریکہ کی دوستی کو مضبوط کرے گا۔

انہوں نے کہا۔ ایران کے لوگوں نے بہت ہی پریشان کن اوقات اور بہت بڑے انقلابات دیکھے ہیں۔ لیکن ہر دفعہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ بدی کی تمام قوتوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور آزادی اور وقار کے ساتھ اپنی تقدیر کو سنوار سکتے ہیں۔

شاہ نے اس امر کی نشاندہی کرائی۔ کہ حالیہ معاہدے کے بعد ایرانی تیل کی صنعت میں کام شروع ہو گیا ہے لیکن مکمل پیمانے پر تیل کی پیداوار شروع ہونے کے لئے کئی ماہ درکار ہوں گے۔

کراچی ۹ دسمبر:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان میں بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کے تحت جو جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے امسال طلباء کے تعاون سے پچھلے سال کی نسبت دوگنا کام کیا ہے۔ اور اپنے متعدد منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ ......

.... جن میں ملیریا اور وبائی امراض کی روک تھام کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

امریکی معیشت میں توسیع جاری رہیگی

واشنگٹن ۹ دسمبر:۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ آئزن ہاور حکومت کی مہنر اشیاء اور ٹیکسوں سے متعلق پالیسی کا مقصد یہ ہے۔ کہ ملک میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ملازمت مہیا کی جائے۔ پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ اور ڈالر کی قدر کو مستحکم بنایا جائے۔ اقتصادی استقامت کے متعلق سینیٹ کی ایک سب کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے مسٹر ہمفری نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ امریکہ میں افزائش پیداوار ثابت قدمی اور استحکام کے ساتھ جاری رہے گی اور یہ افزائش صارفین کی خریداری اور اس حقیقت پر مبنی رہے گی۔ کہ قیمتوں میں کوئی بڑی کمی واقع نہیں ہوگی۔

ایشیا کے پسماندہ ممالک کی اقتصادی امداد بہت ضروری ہے

واشنگٹن ۹ دسمبر:۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت اس اصول پر کاربند ہے۔ کہ ترقی یافتہ ممالک پسماندہ ممالک کی تعمیری میدان میں پوری امداد کریں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ ترقی یافتہ یورپی ممالک کا فرض ہے۔ کہ وہ ایشیا کے پسماندہ ممالک کو اقتصادی امداد دیں۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ یوشیدا کابینہ کے مستعفی ہو جانے سے امریکہ کے جاپان کے ساتھ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ....

....

مسٹر ڈلس نے انکشاف کیا کہ روس کے خلاف مشترکہ موقف بنانے کے لئے امریکہ، برطانیہ اور فرانس کی ایک کانفرنس بلائی جائے گی مغربی طاقتوں کی اس کانفرنس میں باہمی تعاون اور اشتراک کے امور کو زیر غور لایا جائے گا۔

الاخوان المسلمون کے رہنماؤں نے دہشت پھیلانے اور قتل و غارت کا منصوبہ بنایا تھا

کراچی ۹ دسمبر:۔ مصری سفارت خانے کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر کی فوجی عدالت میں الاخوان المسلمون کے لیڈروں اور کارکنوں کے بیانات سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ انہوں نے دہشت پھیلانے اور وسیع پیمانے پر قتل و غارت کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ الاخوان کے کارکنوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ وہ خفیہ تنظیم قائم کر کے کرنل جمال عبد الناصر اور ان کے رفقاء کو موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے تھے۔ مرکزی دفتر کے سیکرٹری اور خفیہ شاخ کے ناظم اعلیٰ اسماعیل محمود کے بیان کے مطابق جنرل نجیب کی سرپرستی اور موجودگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کی سازش کی تھی۔ شیخ حسن الہضیبی نے اس تنظیم اور انجمن کی سرگرمیوں سے مکمل لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ جن کے وہ "مرشد عام" تھے۔ اعلان کے اواخر میں بتایا گیا ہے۔ کہ الاخوان کے رہنماؤں کے قول و فعل میں زبردست تضاد ہے

امریکہ روس سے بات چیت کرنے کو تیار ہے

واشنگٹن ۹ دسمبر:۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے اس تجویز کی حمایت کی ہے۔ کہ اگلے موسم بہار میں کسی وقت روس اور مغربی طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ لیکن اسی کے ساتھ انہوں نے اس کی بھی وضاحت کر دی۔ کہ برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ نے اس کانفرنس کی تاریخ مقرر کرنے کے لئے ابھی کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔

وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وفاقی جمہوریہ جرمنی کو مغربی یورپ کے دفاعی نظام میں شامل کرنے کے معاہدوں کی توثیق کے بعد اس قسم کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے مسٹر ڈلس نے کہا۔ کہ اس کانفرنس کو جرمنی کے اتحاد اور تخفیف اسلحہ پر غور کرنا چاہیئے۔

مرچ سرخ ڈنڈی لوٹک -/۵۰ روپے تا -/۶۰ روپے۔

صرافہ

سونا پونڈ ۴/۹۵ روپے سونا تیزابی ۸/۹۴
سونا پونڈ ۸/۱۳/۶۲ چاندی کھوٹی -/۹۴ روپے
چاندی سکہ -/۱۴۱ چاندی تیزابی -/۱۱۵ روپے۔

مصر اور برطانیہ کے تعلقات خوشگوار ہو جانے کی توقع

لندن ۹ دسمبر:۔ قاہرہ میں اینگلو مصری معاہدے کی توثیق شدہ دستاویزات کے تبادلہ کے بعد اینگلو مصری تجارت کو بہتر بنانے کے ٹھوس اقدامات کئے جانے کی توقعات اور زیادہ قوی ہو گئی ہیں۔ تجارتی حلقے ابھی سے مصر کے اس تجارتی مشن کی آمد کا شوق کے ساتھ انتظار کرنے لگے ہیں۔ جو مصر جانے والے برطانوی تجارتی وفد کے دورہ کے بعد اگلے برس کے شروع میں یہاں آکر برطانوی وفد کی کوششوں کو عملی جامہ پہنائے گا۔

یہاں محمد نو اد کی جگہ آنے والے نئے مصری تجارتی تعلقات جو اب معمول پر آنے لگے ہیں۔ جلد ہی پہلے سے بہت زیادہ مستحکم ہو جائیں گے

تجارتی نرخ!

لاہور مارکیٹ

گڑ ۱۱ روپے تا -/۱۴ روپے۔ گڑ رس کٹ -/۵ روپے تا -/۷ روپے۔ شکر -/۱۳ روپے -/۱۶ روپے۔ دیسی کھنڈ گندم ۴/۱۱ روپے چاول باسمتی -/۲۳ تا -/۳۰ روپے چاول سیلہ -/۲۰ روپے۔ چاول سفید -/۱۰ روپے تا -/۱۱ روپے چنے سفید -/۱۲ روپے تا -/۱۴ روپے۔ ماش سیاہ -/۸/۱۱ روپے ماش سبز -/۱۳ روپے تا -/۱۴ روپے مسور سندھ -/۲۳ روپے۔ باجرہ ۸/۹ روپے۔ مکئی سرخ -/۹ روپے تا ۸/۹ روپے۔ مکئی سفید -/۹ روپے تا -/۸/۹ روپے جئی ۴/۹ روپے مرچ سرخ قصوری -/۴۰ روپے تا -/۵۰ روپے

رشتے مطلوب ہیں

ایک عزیز دوست کی صاحبزادیوں کے لئے جو ایک پرانے مخلص صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے نور نظر ہیں رشتے مطلوب ہیں لڑکیاں بعمر ۱۷ اور ۱۴ سال مقبول صورت۔ سیرت دیندار۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ معزز اور مخلص خاندانوں کے بچوں کے لئے جو دیندار اور برسر روزگار ہوں۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت فرمائیں۔

دخانصاحب میاں محمد یوسف ۲-۸۱ فیروز پور روڈ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

مغربی برلن کے انتخابات میں کمیونسٹوں کو شکست ہو گئی

برلن ۹ دسمبر:۔ مغربی برلن کے میئر ڈاکٹر والٹر شرائبر نے کہا ہے۔ کہ انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی کی شکست ایک ایسا خوشگوار واقعہ ہے جس کا تمام سنجیدہ اور متین لوگوں کو خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ کمیونسٹ پارٹی نے ۱۹۴۶ء کے بعد پہلی مرتبہ مغربی برلن کے انتخابات میں حصہ لیا تھا۔ جس میں اسے کل ووٹوں کے تین فی صدی سے بھی کم ووٹ ملے۔ برلن کی شہری پارلیمنٹ میں شرکت کے لئے کسی جماعت کو کم از کم جملہ ووٹوں کے پانچ فی صد ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے اب کی دفعہ کمیونسٹوں کو ۱۹۴۶ء کے مقابلے میں بہت ہی کم ووٹ ملے ہیں۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں ان کو ۷ء۱۳ فی صدی ووٹ ملے تھے۔ مغربی برلن میں شہری پارلیمنٹ کے لئے اتوار کو عام انتخابات ہوئے تھے۔ جس میں ۱۶ لاکھ ۹۸ ہزار ۰۰۰ لوگوں نے ووٹ دیئے [illegible]

امریکہ میں اسلام کی حقانیت کے متعلق چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی شاندار تقریر

"ایسے مواقع کم ہی آئے ہیں جبکہ ایک مقرر نے استدلال وصاحت اور صاف گوئی کے ساتھ اسلام کے متعلق اظہار خیال کیا ہو"

امریکہ کے ایک مشہور کالج کی جانب سے محترم چوہدری صاحب کو خراج تحسین

واشنگٹن دیذریعہ ڈاک۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن اپنے تازہ مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ـــــ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں تقرر کے بعد سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کو کئی ایک یونیورسٹیوں کی طرف سے انہیں خطاب کرنے کی دعوتیں آرہی ہیں۔ جن میں سے بعض کو آپ نے اپنی دوسری مصروفیات کے باوجود منظور فرمایا۔ ان میں سے ایک دعوت Quaker کے مشہور کالج Haverford کی طرف سے تھی۔ جو اس فرقہ کا ایک مرکزی ادارہ ہے۔ اور مذہبی امور میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ مکرم چوہدری صاحب نے دو روز تک ان کی مختلف میٹنگز اور کلاسز میں تقاریر کیں اس سلسلے میں اس کالج کے ڈیپارٹمنٹ آف پولیٹیکل سائنس کی طرف سے آپ کو جو خط آیا۔ وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے:۔ اس ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر Field Haviland نے لکھا:۔

مکرم جناب!

میں اس خط کے ذریعے ایک دفعہ پھر یہ موقعہ حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی اس نوازش کا شکریہ ادا کروں جو آپ نے اپنے مصروف پروگرام سے Haverford کالج کے لئے وقت نکالکر ہم پر فرمائی ہے۔

آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کالج کے کئی ایک طلبا نے جن کو آپ سے ملنے کا اتفاق ہوا مجھے بتایا ہے کہ وہ آپ سے گفتگو کے شرف سے کس قدر مفتخر محسوس کرتے ہیں۔ کالج کی تاریخ میں ایسے مواقع کم ہی آئے ہیں۔ جبکہ ایک سپیکر نے اس اتھارٹی کے ساتھ اور پھر اس قدر وضاحت اور صاف گوئی کے ساتھ اسلام اور دوسرے متعلقہ مسائل پر اظہار خیال کیا ہو۔ یہاں پر متفقہ طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ فلپس پروگرام کے ماتحت آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے ایک کامیاب ترین تقریب تھی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ ان مصروفیات سے تھک نہیں گئے ہوں گے۔

ہم سب میں سے اکثر کو اس لحاظ سے افسوس ہے کہ عالم سیاست میں اب آپ کی اس قدر دانا اور زیرک آواز اتنی سرگرم نہیں رہے گی۔ جتنی کہ ماضی میں رہی ہے۔ مگر ہمیں یہ بھی احساس ہے کہ آپ اس بلند عزت کے واقعی مستحق ہیں۔ جو آپ کو دی گئی ہے۔ ہم آپ کے نئے کام میں آپ کی شاندار کامیابی کے متمنی ہیں"۔

بھارت نے کمیونسٹ چین سے گیارہ لاکھ روپے کا مطالبہ کر دیا

نئی دہلی ۹ ردسمبر۔ بھارت کے وزیر خوراک مسٹر ایس۔ ڈی دیش مکھ نے کہا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت چین کو ۱۱۰۸۰۱۰۳ روپے کی ایک رقم کی ادائیگی کے لئے لکھا ہے۔ لیکن ابھی تک اس بارہ میں حکومت چین کا کا آخری جواب کا انتظار ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ یہ رقم دوسری جنگ عظیم کے دوران اور دوسری جنگ عظیم سے قبل حکومت ہند نے حکومت چین کی طرف سے خرچ کی تھی کل رقم ۱۱ لاکھ ۸۰ ہزار ۱۰۳ روپے ہے۔

ہندوستان کی طرف سے نیپال کو آٹھ کروڑ روپیہ کی مدد

کھٹمنڈو ۹ ردسمبر نیپال کو ہندوستان نے ۸ کروڑ روپیہ کی مدد دی ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کا دیا ہوا روپیہ سڑکوں اور نہروں کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔

نیپال میں تعلیمی اداروں۔ شفاخانوں۔ بجلی گھروں اور دوسرے مفید عام اداروں کی سخت ضرورت ہے ضرورت ہندوستان کے دیئے ہوئے روپے سے اس کو پورا کیا جائیگا۔

راج پرمکھوں کا عہدہ ختم ہونے کا امکان

دہلی ۸ردسمبر وزیر داخلہ ہند ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو نے منگل کے روز راجیہ سبھا میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں راج پرمکھوں کے عہدہ کو ختم کرنے کے لئے جو مطالبہ کیا جارہا ہے مرکزی حکومت اس پر غور کرے گی۔ لیکن حکومت کے نزدیک یہ مسئلہ اس قدر اہم اور فوری توجہ کا مستحق نہیں کہ اس کے لئے آئین میں تبدیلی کی ضرورت ہو۔

مذکورہ بالا بیان ڈاکٹر کاٹجو نے مسٹر ایچ۔ بی ماتھر کے ایک سوال کے جواب میں دیا اور کہا کہ ۱۹۴۸ء میں ریاستوں کو ہند یونین میں ملانے کے لئے جو اسکیم مرتب کی گئی تھی راج پرمکھ کا عہدہ اس کا ایک حصہ ہے اور اس کا یکطرفہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن پارلیمنٹ جو کچھ مناسب سمجھے کرسکتی ہے۔ ڈاکٹر کاٹجو نے اس سوال کا جواب نہ دیا کہ ملک میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو راج پرمکھ کے عہدہ کے حق میں ہوں

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

جو انہیں زبردستی ہندو رکھنا چاہتے تھے۔ اس مطالبہ کو رد کیا تھا کہ وہ سکھ اور اچھوت نہیں جو وہ خود اپنے آپ کو کہتے تھے۔ بلکہ ہندو ہیں۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ کوئی مملکت یہ اختیار نہیں رکھتی کہ وہ کسی شخص کو اس دین سے غیر قرار دے جس کا وہ خود دعویدار ہے۔ دوسرے لفظوں میں کسی مملکت کے معمولی فرائض میں یہ شامل نہیں ہے کہ وہ جس پر چاہے کسی مذہب کا ٹھپہ لگا دے۔ خواہ وہ مانے یا نہ مانے۔ یعنی ہندو لاکھ کہتا رہے کہ میں ہندو ہوں۔ مگر وہ اسے زبردستی سکھ یا اچھوت قرار دے دے۔ اور سکھ اور اچھوت لاکھ دہائی دیں کہ ہم ہندو نہیں ہیں۔ وہ ہندوؤں کے مطالبہ پر کہ وہ ہندو ہیں۔ زبردستی انہیں ہندو قرار دیدے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری ان تصریحات کے بعد اسلامی جماعت کی تبصرہ کمیٹی اپنی غلطی تسلیم کرے گی اور دو فاضل ججوں پر جو تناقض بیانی کا الزام اس نے لگایا ہے۔ خود ہی اسے واپس لے لیگی۔ اور اپنے تبصرہ میں سے کم سے کم فی الحال اس حصہ پر خود ہی خط تنسیخ پھیر دے گی۔